سولہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 25 نومبر 2019

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ آبپاشی

اوکاڑہ میں نہروں اور راجباہوں کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1279: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چھ ماہ کے دوران ضلع اوکاڑہ میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام کیا گیا ہے ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لیے کون کونسی مشینری استعمال ہوئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے، انہار اور راجباہ وائز تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ علاقہ میں جن نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں ہوئی ان کی صفائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ کی بقایا نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

1۔ اوکاڑہ کینال ڈویژن (LBDCIP)

2۔ قصور کینال ڈویژن (لاہور زون)

3۔ خانواہ کینال ڈویژن (لاہور زون)

ڈویژن وائز بھل صفائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اوکاڑہ کینال ڈویژن پچھلے چھ ماہ کے دوران اوکاڑہ کینال ڈویژن ایل بی ڈی سی میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کوئی مشینری استعمال نہ ہوئی۔لہذا اس پر کوئی اخراجات نہ آئے۔

قصور کینال ڈویژن مالی سال 19-2018 میں قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور کی 14 راجباہوں پر بذریعہ ٹھیکیدار بھل صفائی کا کام کروایا گیا۔اخراجات اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن خانواہ کینال ڈویژن میں ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں 39 راجباہوں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ ٹھیکیدار کیا گیا ہے۔اخراجات اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہریں اور راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ

Rehabilitation and upgaradation of channels of Okara Division

LBDC کے تحت مکمل ہو چکی ہے (نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)۔جس کی وجہ سے بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے تمام نہریں اپنے ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

قصور کینال ڈویژن قصور ڈویژن ڈی سی سی، قصور کی حدبندی میں واقع حسب ضرورت تمام نہروں کی بھل صفائی کروائی جاچکی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں زیادہ تر نہروں کی بھل صفائی ہو چکی ہے۔بقایا کوئی نہر ایسی نہیں جسکی بھل صفائی کی ضرورت ہو۔

(ج) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے اور تمام نہروں اور راجباہوں کی ٹیل ہائے جات اپنے حق کے مطابق پانی دے رہی ہے۔
قصور کینال ڈویژن قصور ڈویژن ڈی سی سی، قصور کی حدبندی میں واقع حسب ضرورت تمام نہروں کی بھل صفائی کروائی جاچکی ہے۔
خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں محکمہ کے خیال میں بقایا نہروں کی بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جون 2019)

ساہیوال: نہری نظام کی بہتری کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1309: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال- 5-R,5-L,2-L/9-L,1-L/9-L ,GD,6-R اور 5-R Bhawani کا نہری نظام بری حالت میں ہے جس وجہ سے کسانوں / زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے بیشتر موگہ جات ٹوٹ چکے ہیں یا توڑ دیئے گئے ہیں؟
(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زمینداروں، اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی کی بروقت فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ تمام مذکورہ انہار تسلی بخش حالت میں ہیں اور ٹیل تک پانی کی ترسیل بمطابق حق ہو رہی ہے۔

(ب) ان انہار کے موگہ جات بمطابق منظور شُدہ ڈیزائن تعمیر کئے گئے ہیں اور تسلی بخش حالت میں چل رہے ہیں۔ اگر کوئی عادی مجرم موگہ توڑتا ہے۔ تو بمطابق قانون اس مجرم کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ کا فیلڈ عملہ نہروں کی ٹیل تک بمطابق حق پانی پہنچانے کے لئے مکمل تگ ودو کر رہا ہے۔ اگر کہیں کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو بمطابق ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مئی 2019)

اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ماڈل کی سٹڈی سے متعلقہ تفصیلات

*1360: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ایک ماڈل Study کی پر کتنا ٹائم درکار ہوتا ہے؟

(ب) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کس کس ماڈل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) سال 2019 میں کتنے ماڈل کی Study کی گئی؟

(د) مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لیے ریسرچ سے کتنا استفادہ ہوا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ایک ماڈل سٹڈی کی تکمیل کا دورانیہ، پروجیکٹ کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق ہوتا ہے
۔ عموماً ماڈل سٹڈیز چار سے چھ ماہ میں مکمل کی جاتی ہیں۔

(ب) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ مختلف اقسام کی ماڈل سٹڈیز پر ریسرچ کرتا ہے۔

1-Bridge Alignment 2-River Training Works 3-Barrages/ Headworks

4-Water Reservior/ Dam 5-Hydro Power Projects

(ج) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل کی سٹڈی کی ہے۔

(د) 1۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیوٹ میں گراونڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔ یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈ ایریا میں سال میں دو دفعہ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بنا کر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2۔ مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لیے ریسرچ انسٹیٹیوٹ اولڈ میلسی کینال سکیم پر کام کر رہا ہے۔ جس کے ذریعے ہیڈ اسلام پر سیلاب کے پانی کو اولڈ میلسی کینال (جو کہ ۱۹۶۵ سے بند تھی) میں ذخیرہ کر کے زیر زمین پانی میں شامل کرنا ہے۔ اور ریچارج کی صلاحیت اور رفتار کو بڑھانے کے لیے اضافی کنویں بنائے گئے ہیں۔ اور زیر زمین پانی کے لیول کو چیک کرنے کے لیے پیزومیٹر لگائے گئے ہیں۔ پروجیکٹ پر ابھی سول ورک کا کام ہو رہا ہے۔ بعد ازاں پروجیکٹ پر مصنوعی طریقے سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کا کام شروع ہو گا۔ زیر زمین پانی کے لیول کو مصنوعی طریقہ سے بڑھانے کے لیے مختلف تجربات اور بندوبست کیا جا رہا ہے جس کے تحت فیلڈ ریسرچ سٹیشن بابکوال میں Rain water Harvesting ماڈل بنایا گیا ہے اس کے علاوہ ٹھوکر

نیاز بیگ لاہور اور NUST راولپنڈی میں بھی زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لیے تجربات اور مشاہدات کیے جارہے ہیں۔

3۔ زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لیے واٹر ایکٹ 2019 بنایا گیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

4۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لیے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے ۔جو کہ منظور ہو چکی ہے۔

5۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لیے (2) سیمینار اور پورے پنجاب میں 6 ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اپریل 2019)

جام پور: موضع ہیرو میں حفاظتی بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1414: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہیرو (تحصیل جام پور) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنایا گیا تھا؟

(ب) اس بند کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس بند کی اب تک کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2010 کے سیلاب میں یہ بند ٹوٹ گیا تھا جس سے موضع ہیرو کی آبادی شدید متاثر ہوئی اور 9 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بند کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بند کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 17 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست نہ ہے، موضع ہیرو تحصیل جام پور کی حفاظت کے لیے کوئی بند نہ بنایا گیا تھا۔ لیکن دریائے سندھ کی چند چھوٹی مغربی شاخوں کو بند کرنے کے لیے مٹی کا ایک گرائن (Groyne) ضلعی حکومت نے بنایا تھا جس کو ہیرو فلڈ بند (گرائن) کہا جاتا ہے۔ یہ بند (گرائن) 1991 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) ہیرو فلڈ بند (گرائن) 1991 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کیا گیا اور 2012 اور 2015 میں اس کام کی مرمت کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ 2010 کے فلڈ میں پانی اس بند (گرائن) کے اوپر سے گزرا اور اس بند میں دو شگاف ہو گئے تھے۔ جس سے موضع ہیرو کی آبادی متاثر ہوئی تھی۔ لیکن 2012 میں اس بند (گرائن) کی مرمت کر دی گئی تھی اور اس کو مضبوط کر دیا گیا تھا۔

(د) دریائے سندھ کی ایک مغربی شاخ اب ہیرو فلڈ بند (گرائن) کے بہت قریب آچکی تھی اور کٹاؤ کرتی ہوئی بند کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جنوری 2019 سے ہیرو فلڈ بند کے بچاؤ کے لیے ایک سکیم پر کام شروع کیا گیا تھا جس میں تین پتھر کے سٹڈ بنائے گئے اور ہیرو فلڈ بند (گرائن) کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کام کا تخمینہ قریباً 10 کروڑ روپے ہے۔ یہ کام 30 جون 2019 کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ جولائی اور اگست 2019 میں دریائے سندھ میں درمیانے درجے کا سیلاب تھا۔ جس کو ان سٹڈوں کی تعمیر کی وجہ سے بحفاظت ہیرو فلڈ بند سے گزار دیا گیا اور کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوا۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2019)

چنیوٹ میں محکمہ کے دفاتر / انہار / مائنز اور منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

*1461: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنز ہیں اور ان کا Recommended پانی کتنا ہے؟

(ب) ان میں اس وقت کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟

(ج) اس ضلع کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور یہ کس تناسب / طریق کار کے تحت منظور کیا گیا تھا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں ان میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(و) اس ضلع میں کون کون سی مشینری چالو حالت میں ہے اور کون کون سی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ انہار فیصل آباد زون کی دو کینال ڈویژن ہیں جو کہ فیصل آباد کینال ڈویژن اور جھنگ کینال ڈویژن ہیں ان کی نہروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فیصل آباد کینال ڈویژن

نام راجباہ	منظور شدہ ڈسچارج (Cs.)

پبروالاڈسٹی	21.00
ولانیاوالاڈسٹی	24.00
ساروالامائنر	2.70
جونیانوالہ ڈسٹی	20.12
شیخن مائنر	2.25
چنیوٹ ڈسٹی اینڈ سسٹم	158.00
کوٹ غنی برانچ	9.50
رجوعہ مائنر	2.50
کوٹ والامائنر	4.00
کوٹ احمد یار برانچ	41.90
مکووالامائنر	1.50
کموکامائنر	4.80

جھنگ کینال ڈویژن

نام راجباہ	منظور شدہ ڈسچارج (Cs.)
بھوانہ برانچ مندرج ذیل نہریں بھوانہ برانچ سے نکلتی ہیں	506.00
لنگرانہ ڈسٹی	2.96

چوٹی ڈسٹی	8.49
ہبو آنہ ڈسٹی	5.65
فیڈر ڈسٹی	228.22
احمد نگر مائنر	5.05
نصرت پور مائنر	9.58
سلطان پاکھڑا ڈسٹی	208.37
موچیوالا ڈسٹی	5.57
بوریوالا ڈسٹی	5.58

فیصل آباد کینال ڈویژن

نام راجباہ	منظور شدہ ڈسچارج (Cs.)
مجیدوالا مائنر	6.31
کوٹ وساوا مائنر	15.53
رسالو مائنر	4.70
ٹھٹھ فتح علی مائنر	3.60
جھانب مائنر	12.25
سرننگہ مائنر	3.70
جمال جٹی ڈسٹی	26.29
کانگرا ڈسٹی	5.43
واگھوالا ڈسٹی	36.00

جین والا مائنر	6.40

جھنگ کینال ڈویژن

نام راجباہ	منظور شدہ ڈسچارج (Cs.)
مستان پور مائنر	4.33
عربی مائنر	6.73
منڈو والی ڈسٹی	19.88
امین پور ڈسٹی	11.15
گلوتراں ڈسٹی	38.13
نیلا 1۔ ڈسٹی	16.61
نیلا 2۔ ڈسٹی	17.61

(ب) ان میں اس وقت 857.42 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہے اور ان نہروں میں پانی کی کمی بیشی Rotational Program کی وجہ سے ہے۔

(ج) (i) منظور شدہ پانی 880.34 کیوسک ہے

(ii) منظور شدہ شرح پانی = 2.84 اور 1.89 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

(د) اس ضلع میں محکمہ انہار فیصل آباد کے مندرجہ ذیل دفاتر قائم ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

1۔ دفتر سب ڈویژنل آفیسر امین پور سب ڈویژن (فیصل آباد کینال ڈویژن) امین پور

(i)ریونیو کیسز کی سماعت۔

(ii)عدالتی امور کی تیاری۔

(iii)نہری پانی چوری کی روک تھام کیلے اقدامات۔

(iv)دیگر سرکاری امور۔

2۔ دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ۔

(i)چنیوٹ فلڈ بند کی دیکھ بھال۔

(ii) سیم نالوں کی دیکھ بھال۔

(ہ)اس ضلع میں دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

(i)ارتھ ورک مستری 1=،(ii)بیلدار 1= (iii)سب انجینئر 1=

(و)اس ضلع میں دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ میں ایک ٹریکٹر بمع ٹرالی اور ایک ریت بھرنے والی مشین درست حالت میں موجود ہے۔اس کے علاوہ کوئی ناکارہ مشینری موجود نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25جون 2019)

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی کے دفاتر، مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*1464: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنر ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنا بجٹ مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی مشینری ہے کتنی درست حالت میں اور کتنی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناکارہ مشینری کی فروخت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) اس ضلع میں کون کون سی اسامیاں محکمہ ہذا میں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 19 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ انہار کے کل 30 دفاتر ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں کل 163 انہار / راجباہ / مائنز ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کو 19-2018 میں کل 1295.75 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں ترقیاتی مد میں 62.744 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔

2۔ محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں مرمت و نگہداشت کی مد میں 216.497 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔

3۔ محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں تنخواہوں اور الاؤنسز وغیرہ کی مد میں 1016.509 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔

(د) ضلع فیصل آباد میں 53 مشینیں ہیں جن میں 31 چالو حالت میں ہیں 4 مرمت کی وجہ سے بند پڑی ہیں اور 18 ناکارہ حالت میں پڑی ہیں۔

(ہ) محکمہ مجوزہ قوانین کے تحت فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مزید یہ کہ 5 ناکارہ مشینوں کی سروے رپورٹ منظور ہو چکی ہے اور ان کی چار دفعہ نیلامی بھی ہوئی ہے۔ مگر بولی مقرر کردہ قیمت سے کم ہونے کی وجہ سے نیلام نہیں ہوئیں اب اُن کی دوبارہ نیلامی کرنی ہے۔

(و) اضلع فیصل آباد میں کل 168 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 جولائی 2019)

لاہور: کینال جلو موڑ تا موہلنوال کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1503: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا لاہور کینال جلو موڑ تا موہلنوال کی بھل صفائی سال 19-2018 میں کی گئی ہے اگر ہاں تو کون سی بُرجی سے لے کر کونسی بُرجی تک کی گئی ہے تفصیل بیان کریں؟

(ب) بھل صفائی میں کونسی مشینری استعمال کی گئی اور کتنے اخراجات ڈیزل، پٹرول وغیرہ کی مد میں خرچ کئے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نہر میں ٹریکٹر سے کوڑا کرکٹ اور بھل وغیرہ کو ہموار کر دیا گیا ہے بھل

نہر سے باہر نہ نکالی گئی ہے؟

(د)اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہر کی بھل صفائی، تزئین و آرائش اور مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2019 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)لاہور کینال کی صفائی ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر شاہکام چوک / موہلنوال بُرجی نمبر 0+000 سے 36+000 (نیاز بیگ ڈسٹری بیوٹری) تک کی گئی ہے۔ جلو ہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بمطابق سائٹ سروے بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) بھل صفائی بذریعہ کنٹریکٹر کروائی گئی ہے جس پر 11,00,000 روپے خرچہ آیا ہے۔

(ج) چونکہ جلو ہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے۔ لہٰذا بھل صفائی کی بجائے نہر کے پیندے میں سے تمام رکاوٹیں دور کر کے ہموار کیا گیا ہے۔

(د)ضرورت کے تحت حکومت اس کی بھل صفائی اور مرمت کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ نہر کی تزئین و آرائش محکمہ PHA کے ذمہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جون 2019)

ضلع اوکاڑہ کی نہروں کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1556: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ کی تمام نہروں کی بھل صفائی کہاں سے لے کر کہاں تک کب کی گئی تھی نہر وائز تفصیل بیان کریں؟

(ب) بھل صفائی میں کون کونسی مشینری استعمال کی گئی، کتنی سرکاری مشینری استعمال کی گئی اور کتنی کرایہ پر لی گئی نیز اس پر کتنے اخراجات پٹرول / ڈیزل وغیرہ کی مد میں کئے گئے تفصیل بیان کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گزشتہ 6 ماہ میں کتنی نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی ہے اس پر کتنے اخراجات آئے ہر نہر اور راجباہوں کی الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ضلع کی تمام نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی اور تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن اوکاڑہ، قصور اور خانواہ کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جن کی بھل صفائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اوکاڑہ کینال ڈویژن:۔ پچھلے پانچ سالوں سے اوکاڑہ کینال ڈویژن LBDC میں نہروں کو پُختہ کئے جانے کا کام بذریعہ پراجیکٹ ڈائریکٹر LBDCIP لاہور جاری ہے جس کی وجہ سے اوکاڑہ کینال ڈیژن میں بھل صفائی کا کوئی کام نہ ہوا ہے۔ اور تمام نہریں ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

قصور کینال ڈویژن:-مالی سال 19-2018 میں قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور کی 14 راجباہوں پر بُرجی نمبر 0 سے ٹیل تک بذریعہ ٹھیکیدار بھل صفائی کا کام کروایا گیا ہے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

خانواہ کینال ڈویژن:-خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں 39 نہروں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ ٹھیکیدار کروا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بذریعہ ٹھیکیدار نہروں پر بھل صفائی کا کام کرواتا ہے۔ بھل صفائی پر سرکاری مشینری نہ استعمال کی گئی ہے لہذا اس مد میں پٹرول اور ڈیزل کے کوئی اخراجات نہ آئے ہیں۔

(ج) گزشتہ چھ ماہ میں قصور کینال ڈویژن میں 14 راجباہ کی بھل صفائی کا کام کروایا گیا ہے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

خانواہ ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں 39 نہروں کی بھل صفائی کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہریں اور راجباہوں جن میں ڈسچارج 50 کیوسک اور اس سے کم ہے کی کنکریٹ لائیننگ Rehabilitation and upgradation of channels of Okara Division LBDC کے تحت تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔(نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) جسکی وجہ سے بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے اور تمام نہریں اپنے ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی 14 راجباہوں کی بھل صفائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

خانواہ ڈویژن میں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں زیادہ تر نہروں کی بھل صفائی ضرورت / فنڈز کی دستیابی کے مطابق ہو چکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جون 2019)

اوکاڑہ میں نہروں کی دیکھ بھال کے لیے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1560: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں نہروں / راجباہوں کی دیکھ بھال کے لیے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ طاہر کوٹھی محکمہ انہار کا بنگلہ ہے اس کا کل رقبہ کتنا ہے کتنا رقبہ پر بلڈنگ اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ خستہ حال ہو چکی ہے کیا حکومت مذکورہ بلڈنگ کو پرانے اسٹریکچر پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بنگلہ میں سکول، ڈسپنسری، اور ریسٹ ہاؤس تھا باؤنڈری وال بھی تھی یہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے حکومت نے ریسٹ ہاؤس کی تعمیر ومرمت اور تزئین و آرائش کے لیے سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں نہروں کی دیکھ بھال کرنے والے ملازمین کی تعداد بڑھانے اور بنگلہ مذکورہ کو اپنی اصل حالت میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جن میں نہروں / راجباہوں کی دیکھ بھال کے لیے ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	اوکاڑہ کینال ڈویژن	(LBDCIP)	تعداد ملازمین	137	(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
2۔	خانواہ کینال ڈویژن	(لاہور زون)	تعداد ملازمین	175	(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
3۔	قصور کینال ڈویژن	(لاہور زون)	تعداد ملازمین	10	بیلدار
			ٹوٹل	322	

(ب) جی ہاں طاہر ریسٹ ہاؤس محکمہ انہار کا بنگلہ ہے۔ اس کا کل رقبہ 15 ایکڑ، بلڈنگ 0.5 ایکڑ اور 14.5 ایکڑ ملحقہ خالی رقبہ ہے۔ جس میں فیلڈ سٹاف کے کوارٹر بھی شامل ہیں۔

(ج) طاہر ریسٹ ہاؤس کی بلڈنگ پرانی ہے لیکن قابل استعمال ہے۔ مزید فنڈز ملنے کی صورت میں بحالی ممکن ہے۔

(د)طاہر ریسٹ ہاؤس میں محکمہ ایجوکیشن کے زیر سایہ سکول موجود ہے۔اور اس میں تدریس کا عمل جاری ہے۔ڈسپنسری عرصہ دراز سے محکمہ صحت نے بند کر دی ہے۔ریسٹ ہاؤس کی فرنٹ سائیڈ پر باؤنڈری وال موجود ہے باقی سائیڈوں پر قابل مرمت / تعمیر کی ضرورت ہے۔

2018-19 میں مذکورہ بنگلہ کی مد میں کوئی بجٹ نہیں دیا گیا ہے۔

(ہ)نہروں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد گورنمنٹ کی پالیسی / Sanction کے مطابق ہے۔خالی اسامیوں پر بھرتی کی ضرورت ہے۔تاہم ایسا حکومت کی جانب سے ہدایت پر ممکن ہے۔ بنگلہ مذکورہ کو اپنی اصلی حالت میں لانے کے لئے خصوصی فنڈز درکار ہیں۔جو کہ عمومی M&R گرانٹ میں ممکن نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 جولائی 2019)

سیلاب کے پانی کو سمندر میں گرنے سے بچاؤ کے سلسلہ میں حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1584: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال سیلاب کے دنوں میں دریائی پانی نہروں کی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے چونکہ سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کے لئے نئے ڈیمز نہیں بنائے گئے اس لئے صوبہ میں 10 سے 20 ملین ایکڑ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال کے باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک دریاؤں میں پانی کی دستیابی ضرورت سے کم ہوتی ہے اس لئے آبپاشی کے لئے مطلوبہ پانی دستیاب نہیں ہو پاتا؟

(ج)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سیلاب کے دنوں میں پانی کو سمندر کی نذر ہونے سے بچانے اور باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) درست ہے بلکہ ہر سال اوسطاً 29 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نظر ہو جاتا ہے۔ پانی کا یہ ضیاع نئے ڈیم بنانے سے رُک سکتا ہے۔ لیکن بڑے ڈیم بنانا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) سیلاب کے دنوں میں پانی کو سمندر کی نذر ہونے سے بچانے اور باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نئے ڈیم بنانا ضروری ہے۔ نئے ڈیم بنانا مرکزی حکومت پاکستان کے دائرہ اختیار میں ہے اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ واپڈا نے سال 2002 میں ایک ڈویلپمنٹ پلان 2025 ترتیب دیا تھا جس میں پانی کی صورت حال اور دریاؤں پر نئے ڈیم بنانے کے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی تھی اس پلان کے مطابق، سکردو، بھاشا، کالاباغ، منڈا، ڈھوک پٹھان اور روتاش جیسے بڑے ڈیموں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ موجودہ حکومت پاکستان نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے بھاشا ڈیم جس پر سب صوبے متفق ہیں۔ جس کے بنانے کے عزم کا اعلان کیا ہے۔ واپڈا اس سلسلے میں مناسب کارروائی کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جون 2019)

وہاڑی: پی پی 229 میں راجباہ کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1608: جناب محمد یوسف: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بورے والا، ضلع وہاڑی راجباہ 3L/3R,4L/3L,L/3L کو پی ایس ڈی پی کے تحت 2015 میں شروع کیا گیا؟

(ب) پی پی 229 وہاڑی میں پی ایس ڈی کے تحت کتنے راجباہ کو پختہ کیا گیا ہے اور کتنے نامکمل ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا سکیم ابھی تک نامکمل ہے نیز اس حلقہ میں کتنے راجباہ پختہ ہیں اور کتنے ابھی تک نامکمل ہیں اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 24 اپریل 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ درج ذیل راجباہ ہائے کو مالی سال 16-2015 میں مختلف ٹھیکیداران کو پُختہ لائننگ Under PSDP کا کام Award کیا گیا۔ جس پر ٹھیکیداران نے دستیاب فنڈز کے مطابق راجباہ ہائے کو پُختہ کرنے کا کام کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i- راجباہ 3L/3L جس کی لمبائی 5.28 KM ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 19.812 ملین روپے تھی۔ مالی سال 16-2015 میں 2 ملین روپے اور 17-2016 میں 3.8 ملین روپے بجٹ ریلیز ہوا جس میں سے 2 کلومیٹر کام مالی سال 17-2016 تک مکمل کیا گیا۔ اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 10.014 ملین روپے فنڈز ریلیز کئے

تھے۔ جس سے مالی سال 19-2018 میں 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے 7.555 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

ii- راجباہ 3L / 4L جس کی ٹوٹل لمبائی 5.29 کلو میٹر ہے اس سکیم کے لئے کُل تخمینہ لاگت 19.955 ملین روپے تھی۔ مالی سال 16-2015 میں 2.00 ملین اور 17-2016 میں 4.00 ملین بجٹ ریلیز ہوا اور جس کے تحت 1.90 کلو میٹر کام مالی سال 17-2016 تک مکمل ہوا اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 3.0 ملین فنڈر ریلیز کئے تھے۔ جن سے تقریباً 60 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے 10.361 ملین فنڈز درکار ہیں۔

iii- 3L / 3R / 1L جس کی ٹوٹل لمبائی 3.82 کلو میٹر ہے جس کی کل تخمینہ لاگت 12.21 ملین روپے تھی مالی سال 16-2015 میں 2 ملین بجٹ ریلیز ہوا جس کے تحت 10 فیصد کام مکمل ہوا۔ اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 کے آخری عشرہ میں 4.0 ملین روپے فنڈز ریلیز کئے تھے لیکن موقع پر کام شروع نہ ہو سکا کیونکہ کام پچھلے دو سال (18-2016-17&2017) سے زائد عرصہ سے فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے بند تھا ٹھیکیدار کہیں اور کاموں میں مصروف تھا بار بار نوٹس لکھنے کے باوجود کام موقع پر شروع نہ ہو سکا اگر موجودہ مالی سال میں فنڈ جاری کر دیے گئے تو کام مکمل ہو جائے گا۔ سکیم مکمل کرنے کے لئے 10.211 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

(ب) صوبائی حلقہ پی پی 229 میں 10 راجباہ ہائے کو PSDP کے تحت پُختہ کرنے کا ٹھیکہ ہوا جن میں سے 8 پر کام مکمل ہو گیا ہے جبکہ بقیہ 2 پر کام ابھی تک نامکمل ہے۔ نامکمل راجباہ ہائے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نامکمل ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) یہ درست ہے کہ سکیم راجباہائے AR-2 اور L-4 (PP-229) ابھی تک نامکمل ہیں کیونکہ سابقہ مالی سالوں میں ان سکیم ہائے کا کام مکمل کرنے کے لیے فنڈز نہ مل سکے۔

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) محکمہ ان منصوبہ جات کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ جس کا دارومدار فنڈز پر ہے جونہی فنڈز مہیا ہو جائیں گے بقیہ کام مکمل کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جون 2019)

جنوبی پنجاب میں پانی کو ذخیرہ کرنے اور سمال ڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1825: جناب ممتاز علی: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوبی پنجاب میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے کون سے ڈیم ہیں؟

(ب) پانی کے ذخائر بڑھانے اور نئے سمال ڈیم بنانے کے لئے حکومت جنوبی پنجاب میں کون کون سے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سمال ڈیم آرگنائزیشن اس وقت کون سے سمال ڈیم تعمیر کر رہی ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 30 مئی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی ڈیم نہ ہے۔

(ب) فزیبلٹی سٹڈی برائے ڈیم (1) وڈور ہل ٹورنٹ (2) مٹھاون ہل ٹورنٹ (3) چھاچھڑ ہل ٹورنٹ جو کہ NESPAK نے مکمل کرنی ہے اور تکمیل کے قریب ہے۔

فزیبلٹی برائے سمال ڈیم لنیری، سوراجو کہ سانگھڑ ہل ٹورنٹ پر واقع ہے۔ جسکی تخمینہ لاگت 127.914 ملین روپے ہے اور زندہ پیر جو کہ سوری لنڈ ہل ٹورنٹ ٹرائیبل ایریا پر تجویز کنندہ ہے۔ ضلع راجن پور میں کوہ سلیمان کی رود کوہیوں پر ڈیم کی فزیبلٹی سٹڈی کروائی ہے۔ جس کے مطابق کاہا اور چھاچھڑ رود کوہی پر ڈیم بنایا جاسکتا ہے۔ کاہا رود کوہی کے ڈیم کو بنانے کے لئے واپڈا کو ذمہ داری دی گئی ہے جبکہ چھاچھڑ کا 7500 ملین روپے کا پی سی ون گورنمنٹ کو جمع کروایا گیا ہے۔

(ج) سمال ڈیمز آرگنائزیشن اسلام آباد میں 9 سمال ڈیمز زیر تعمیر ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ چاہان ڈیم 2۔ مہوٹا ڈیم 3۔ مجاہد ڈیم 4۔ موڑہ شیر اڈیم 5۔ ٹمن ڈیم 6۔ سوڑا ڈیم 7۔ گھبیر ڈیم 8۔ ددھوچہ ڈیم 9۔ پاپن ڈیم

(تاریخ وصولی جواب 23 جولائی 2019)

رحیم یار خان: پی پی 266 میں واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی اور توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*1826: جناب ممتاز علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 266 ضلع رحیم یار خان میں واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی و توسیع کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں اور ان کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ب) وہ کون سے مقامات ہیں جہاں بندوں کی مزید بحالی کی ضرورت ہے؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 30 مئی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)حلقہ پی پی 266 ضلع رحیم یار خان ڈالس کینال ڈویژن رحیم یار خان کی حدود میں ماچھکہ دلاوراور لوپ فلڈ بند واقع ہیں۔ماچھکہ دلاورافلڈ بند کی لمبائی 3400 فٹ ہے اور لوپ فلڈ بند کی لمبائی 6000 فٹ ہے۔لوپ فلڈ بند مکمل طور پر Stone Pitched ہے۔مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔ماچھکہ دلاورافلڈ بند کی آخری چار بُرجیاں Stone Pitched اور باقی بُرجیاں مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

(ب)ان دونوں فلڈ بندوں پر مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔ماچھکہ دلاورافلڈ بند کی مضبوطی اور تعمیر ومرمت کے لئے پچھلے سال کام کرایا گیا جو کہ مکمل ہو گیا ہے مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جون 2019)

گوجرانوالہ ڈویژن میں آلودہ پانی سے مضر صحت فصلوں کی کاشت روکنے کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1830: چودھری اشرف علی: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ سمیت ڈویژن کے دیگر شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کا استعمال شدہ اور فیکٹریوں کا کیمیکل ملا 25 ہزار کیوسک پانی سیوریج پائپ لائنوں سے ہو کر قلعہ میاں سنگھ منڈیالہ میر شکاراں فرانسس آباد سمیت مختلف ڈرینز اور نالوں میں پھینکا جاتا ہے جس سے ہزاروں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلوں کو سیراب کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویژن بھر میں بعض دیگر مقامات پر بھی کیمیکل ملے پانی کا نکاس اپر چناب نہر، راجباہوں اور دریاؤں میں کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے آبی ذخائر آلودہ ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی ماہرین کے مطابق گھروں اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی سے سیراب ہونیوالی زمین جلد بنجر ہو جاتی ہے اوراس میں کاشت کی گئی فصلیں مضر صحت ہوتی ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے، زرخیز زمین کو بنجر ہونے سے بچانے اور مضر صحت فصلوں کی کاشت روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 30 مئی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) گندے پانی کا نکاس نالوں اور ڈرینز میں ہی ہوتا ہے۔ تاہم اس کی ٹریٹمنٹ ہونی چاہیے جس کی ذمہ داری محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (واسا) اور محکمہ ماحولیات کی ہے۔ مزید براں محکمہ انہار نالوں اور ڈرینوں کا پانی فصلوں کی سیرابی کے لیے نہیں دیتا۔ اس پانی سے فصلوں کی کاشت محکمہ انہار کی ذمہ داری نہیں۔ یہ محکمہ زراعت اور محکمہ ماحولیات سے متعلقہ ہے۔

(ب) نہروں سمیت آبی ذخائر میں گندے پانی کا نکاس ممنوع ہے۔ جسے روکنے کے لیے محکمہ انہار اپنے تئیں کارروائی کرتا ہے۔ جس میں پولیس رپورٹ، محکمہ ماحولیات اور سول ایڈمنسٹریشن سے رابطہ برائے ضروری کارروائی شامل ہیں۔ تاہم دریاؤں میں گندے پانی کا نکاس متعلقہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (واسا) اور محکمہ ماحولیات ہے۔

(ج) یہ محکمہ زراعت اور محکمہ ماحولیات سے متعلقہ ہے۔

(د) آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے کا جواب جزو (ب) میں موجود ہے۔ زمین کو بنجر ہونے سے بچانا اور مضر صحت فصلوں کی کاشت کو روکنا، محکمہ زراعت اور محکمہ سے متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2019)

اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ملازمین کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1896: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کا سال 2017-18 اور 2018-19 کا بجٹ سال وائز اور مد وائز بتائیں؟

(ب) اس انسٹی ٹیوٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس انسٹی ٹیوٹ نے ان دو سالوں کے دوران صوبہ کی کس نہر کی کشادگی اور پانی میں اضافہ کے لئے Study کی؟

(د) اس انسٹی ٹیوٹ نے ان دو سالوں کے دوران صوبہ کے کس کس دریا اور ندی نالے میں سیلاب کی روک تھام کے لیے Study کی؟

(ہ) اس انسٹی ٹیوٹ نے ان نہروں پر Study کے لیے کن کن محکموں کے ملازمین کی خدمات حاصل کیں اور ان کو کتنی رقم ادا کی؟

(و) کیا حکومت اس ادارہ کا سپیشل آڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک۔

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 30 مئی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کا سال 18-2017اور 19-2018 کے بجٹ کی سال وائز اور مد وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ملازمین کی عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)انسٹیٹیوٹ از خود کوئی سٹڈی نہ کرتا ہے جب تک اُس کو تفویض نہ کی جائے۔ سال 18-2017اور سال 19-2018 میں انسٹیٹیوٹ کو بابت نہر کی کشادگی اور پانی کے اضافے کے بارے میں کوئی کام تفویض نہ ہوا ہے۔

(د)سال 18-2017اور 19-2018 میں 27 سٹڈیز کی گئیں۔ ان دریاؤں اور نالوں پر کی گئی ماڈل سٹڈیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)جیسا کہ درج بالا سوال "ج" کے جواب میں بتایا ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ نے مذکورہ بالا عرصہ میں کسی بھی نہر کی سٹڈی نہ کی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے محکمہ کے ملازمین کی خدمات حاصل کی ہیں۔

(و)اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے سالانہ بجٹ کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے اور حال ہی میں مورخہ 17.05.2019 کو آڈٹ اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ آڈٹ کر چکا ہے۔ مذکورہ عرصہ میں اس ادارے کے پاس نہ کوئی سپیشل پراجیکٹ ہے اور نہ ہی کوئی بیرونی امداد سے کام سرانجام پا رہا ہے۔ لہٰذا سپیشل آڈٹ اس ادارے کی حد تک بنتا بھی نہیں اور نہ ہی ضروری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2019)

خانیوال: نہر کے موگہ جات کے سائز کو مصنوعی طریقہ سے کم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2016: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خانیوال 10R / 2L کے تمام موگوں کا سائز ایک فٹ تین انچ چوڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان موگہ جات کو دو / دو اینٹوں مع مشین سے آدھا بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موگہ جات کو اس طرح بند کرنے سے زمیندار کا ہفتہ وار منظور شدہ پانی آدھا رہ گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی وجہ سے زمیندار پانی پورا کرنے کے لیے ٹیوب ویل چلانے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین پانی کافی نیچے جا چکا ہے۔ کیا حکومت زمینداروں کے پانی کا یہ مسئلہ حل کرنے اور کیا 10R / 2L کے موگہ جات پر لگائی گئی اینٹیں نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 26 جون 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ہر موگہ C.C.A پر ڈیزائن شُدہ ہے اور ہر موگے کا اپنا منظور شُدہ پانی ہے۔

(ب) تمام موگے Sanctioned A-Form کے تحت نصب ہوئے ہیں اور یہ درست نہ ہے کہ موگہ جات کو دو / دو اینٹوں سے بند کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ وہ موگے جو منظور شُدہ سائز سے بڑے پائے گئے اُنکی درستگی کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ہر موگے سے منظور شُدہ پانی کا ہی اخراج ہو رہا ہے۔

(د) محکمہ انہار 10R/ 2L مائنز کو اس کے A.F.S کے مطابق منظور شُدہ پانی دے رہا ہے۔ اور کسی قسم کی بھی غیر قانونی تبدیلی موگہ جات میں محال ہے اور محکمہ انہار اس قسم کے اقدام کا قطعاً سوچ بھی نہیں سکتا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اگست 2019)

ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں محکمہ آبپاشی نے جی ڈی ڈسٹری بیوٹرز کمپنی سے لائننگ کرانے کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2059: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اریگیشن نے 9L/ 9L,2L/ 5R,5L,4R,9L,1L بھونی G.D ڈسٹری بیوٹریز کی لائننگ پر کتنے اخراجات آئے تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہوں، مائنرز و ڈسٹری بیوٹرز کی لائننگ اپنی مقررہ میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ چکی ہیں اور اسکی تعمیر کروانے والی ٹیم اور NES PAK کی کارکردگی تسلی بخش نہ رہی ہے جو ناقص کام ہونے کی بنیادی وجہ ہے؟

(ج) درج بالا لائننگ کرنے والی کون کون سی کمپنیز ہیں نیز ان کی کیا کیا ذمہ داری تھی اور ان کی کتنی کتنی سکیورٹیز محکمہ کے پاس جمع ہے مزید ناقص کام کرنے والی کمپنیز کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 1 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ایشین بینک کے تعاون سے محکمہ آبپاشی نے لوئر باری دوآب کینال امپرووومنٹ پراجیکٹ کے تحت درج ذیل چینلز کی لائننگ کا کام کروایا تھا جس پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	چینلز کا نام	خرچ کردہ رقم
1	2L-9L	91,246,620.00 روپے
2	1L-9L	96,098,980.00روپے
3	9L	84,180,478.00روپے
4	4R	44,530,631.00روپے
5	5L	93,353,007.00روپے
6	5R	31,200,741.00روپے
7	5R بھوانی	73,191,191.00روپے
8	گوگیرہ ڈسٹی	48,206,638.00روپے

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ چینلز پر کی گئی لائننگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ بلکہ یہ تمام چینلز لائننگ کے کام کے بعد کامیابی کے ساتھ کسانوں کو نہری پانی مہیا کر رہی ہیں۔ لائننگ و دیگر کاموں کی باقاعدہ نگرانی بذریعہ کنسلٹنٹ (NESPAK) کی جاتی رہی ہے اور کام کے دوران نقائص دور کروائے جاتے ہیں لہٰذا NESPAK کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) میسرز ایس کے بی (SKB) نے گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری اور 5R بھوانی کا کام اور باقی نہروں کا کام میسرز (NEIE-LAC) نے سرانجام دیا ہے اور گورنمنٹ کے پاس مکمل کنٹریکٹ میں میسرز ایس کے بی (SKB) کی بطور سیکورٹی پرفارمنس گارنٹی کی مد میں 489,112,074 روپے اور ریٹینشن کی رقم میں 201,585,963 روپے جمع ہیں۔ اسی طرح میسرز (NEIE-LAC) کی بطور سیکورٹی پرفارمنس گارنٹی کی مد میں 505,760,405 روپے اور ریٹینشن کی رقم میں 298,478,052 روپے جمع ہیں۔ اور کام کو ہر طرح مکمل اور مطمئن ہونے پر یہ رقم واپس کی جاتی ہے۔ کام کرنے والے کنٹریکٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی کیونکہ اس کے مکمل کردہ کام میں کسی قسم کے نقائص نہ پائے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2019)

گجرات: پی پی 34 تحصیل سرائے عالمگیر نہر اپر جہلم کے پلوں کے اطراف میں حفاظتی جنگلے لگائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*2176: جناب محمد ارشد چودھری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 34 تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں نہر اپر جہلم کے دونوں اطراف متعدد دیہات آباد ہیں اور ان دیہاتوں کے عوام اور بالخصوص ان دیہاتوں میں قائم بوائز و گرلز سکولوں کے بچے اور بچیاں روزانہ نہر اپر جہلم کے پلوں (Bridges) پر سے گزرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تمام پلوں (Bridges) کی سالانہ مرمت اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلوں کے دونوں اطراف حفاظتی جنگلے / دیواریں ٹوٹ پھوٹ جانے کی وجہ سے نہر میں گرنے کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان تمام پلوں کے دونوں اطراف نئے حفاظتی جنگلے لگائے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تمام پُل درست حالت میں ہیں۔ چند ایک Bridge کی سائیڈ ریلنگ نہ ہیں۔ جس کی جگہ پکے Parapit کنکریٹ کے بنا دیے گئے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ سائیڈ جنگلہ کی جگہ پکے Parapit بنا دیے گئے ہیں۔

(د) جو سائیڈ کی ریلنگ مسنگ تھیں۔ ان کی جگہ پکے Parapit بنا دیے گئے ہیں۔ چند ایک باقی ہیں جن کی تکمیل فنڈز آنے کے بعد فوری طور پر کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

اوکاڑہ: موضع امیر اتیجکا تحصیل دیپالپور کے قریب بی ایس لنک کی پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2194: ملک محمد احمد خاں: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع امر تیجکا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قریب بی ایس لنک کی پل بہت پرانی ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل بہت تنگ ہے اور ٹرانسپورٹ کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا پل کی کشادگی اور اس کی تعمیر نو کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 1 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 9 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ بصیر پور سے موضع امیر تیجکا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی طرف جانے والی سڑک پر بی-ایس-لنک (1) کی RD.261+879 پر پُل بہت پرانا ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس پُل کی Repair کا کام اس سال کے 2019-20 کے Work Plan میں شامل ہے اور اس کو اسی سال Repair کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ پل علاقے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تنگ ہے ۔ تاہم مذکورہ پُل D.R Bridge ہے۔ اور اس کی چوڑائی 14 فٹ ہے۔ اس کی Width کو بڑھانے کے لیے نیا پُل تعمیر کرنا پڑے گا۔

(ج) فی الحال اس کی کشادگی زیر غور نہ ہے۔ لیکن اس کی Repair کا کام اسی سال مکمل کر دیا جائے گا۔ پُل کی چوڑائی بڑھانے کے لیے نیا پُل تعمیر ہونا ضروری ہے۔ جو کہ M&R فنڈز سے تعمیر ہونا ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اگست 2019)

میانوالی: عمر خان راجباہ کو اپ گریڈ کر کے نہر بنانے کے منصوبہ کی تکمیل اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2225: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عمر خان راجباہ میانوالی جو کہ K.P.K کی حدود سے دریائے کرم سے نکلتا ہے اس کو اپ گریڈ کر کے نہر بنانے کا منصوبہ سابقہ دور میں منظور ہوا تھا اور اس کے لیے بجٹ میں رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) اس منصوبہ کی منظوری کب ہوئی تھی اور اس کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ج) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ پر کام روک دیا گیا ہے اور اس منصوبہ کے لیے مالی سال 19-2018 میں رقم بھی مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے مکمل ہونے سے میانوالی کی ہزاروں ایکڑ زمین سیر اب ہونی تھی۔

(و) کیا حکومت اس منصوبہ کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 5 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 3 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ عمر خان راجباہ دریائے کرم سے صوبہ پنجاب کی حدود میں تعمیر کر کے تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی کو سالانہ بنیادوں پر نہری پانی مہیا کرنے کا منصوبہ سال 18-2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سیریل نمبر 8208 پر شامل تھا اور اس کے لئے بجٹ میں 220 ملین روپے کی رقم مالی سال 18-2017 میں مختص کی گئی تھی۔

(ب) اس منصوبہ کی منظوری سال 18-2017 میں نہ ہوئی تھی، صرف غیر منظور شُدہ منصوبہ کے طور پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل تھا اور 220 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ج) اس منصوبہ میں نہر کی تعمیر پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی اور نہ ہی کام ہوا۔

(د) مالی سال 19-2018 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس منصوبہ کو شامل نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ہ) یہ درست ہے۔

(و) حکومت پاکستان نے عمر خان کینال کی اپ گریڈیشن اور تعمیر کرنے کا منصوبہ سال 20-2019 ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا ہے جسکا سیریل نمبر 993 اور مالیت 10 ارب روپے ہے ۔اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تجویز کردہ دریائے کرم پر بیراج کی ماڈل سٹڈی

جاری ہے۔ماڈل سٹڈی کی تکمیل کے بعد PC-1 مرتب ہو کر P&D بورڈ میں منظوری کے لئے بھجوایا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2019)

صوبائی واٹر پالیسی اور پانی کو بہتر استعمال کرنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2359: محترمہ مہوش سلطانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پاکستان کو شدید پانی کی قلت کا سامنا ہے ہماری صوبائی واٹر پالیسی کیا ہے؟

(ب) صوبہ میں پانی کے بہتر استعمال کے لیے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(ج) ڈیمز اور سمال ڈیمز کے علاوہ اگر کوئی پانی بچانے کی پالیسی ہے تو بتائی جائے اگر نہیں تو حکومت اس پر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) چکوال میں کتنے ڈیمز ہیں اور کتنے ڈیمز کی Feasibility بنائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 27 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 9 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) محکمہ آبپاشی پنجاب نے پالیسی اور قانون سازی کے ضمن میں اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔

محکمہ آبپاشی نے پنجاب واٹر پالیسی تیار کی جس کی 29 دسمبر 2018 کو صوبائی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی۔پنجاب واٹر پالیسی کا بنیادی مقصد صوبے میں پانی کے ذرائع (زمینی اور زیر زمین اور نکاسی آب) کا انتظام وانصرام اور تخصیص کو حکومت پنجاب کے لئے واضح سمت دینا ہے تاکہ صوبہ بھر میں پائیدار بنیادوں پر پانی کو استعمال کرنے والے تمام ذیلی شعبہ جات (گھریلو، صنعتی، کمرشل یا ماحول) کی ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ صوبہ بھر کے تمام علاقوں کے لئے

indus basin میں موجود نہری نظام اور اس سے باہر کے علاقے کو برابری کی سطح پر پانی کی انتظام و انصرام اور تقسیم کا تعین کرنا ہے۔ مخصوص مقاصد درج ذیل ہیں۔

پانی کے موجودہ دستیاب ذرائع کو بڑھانا: چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر، سیلابی پانی کا صحیح استعمال،

پانی کے استعمال کے مختلف شعبہ جات کے درمیان پانی کی دوبارہ تخصیص اور گندے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانا۔

زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال کا بہتر انتظام و انصرام

زمینی اور زیر زمین پانی کے ذخائر کو آلودگی اور زہریلے مواد سے بچانا اور اس کی کوالٹی کو بہتر بنانا

موسمیاتی تبدیلی کے موافق سیلاب اور قحط سالی کے اثرات سے بچنا

پانی کی طلب کا موثر طریقے سے انتظام اور اس غرض سے ذخائز کا تحفظ، موثر آبپاشی کی ترویج، پانی کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ، فصلوں کی کاشت کی بہتر منصوبہ بندی، پانی اور خوراک کے

مسائل کا بہتر حل اور آبادی میں اضافہ پر قابو پانا

Integrated Water Resource Management اپروچ اپناتے ہوئے،

کسانوں اور دیگر لوگوں کی شمولیت اور اداروں کی اصلاح سے پانی کے انتظام و انصرام کو بہتر کرنا

معاشی پائیداری کی یقین دھانی۔ مناسب قیمت پر نہری پانی کی دستیابی، اریگیشن سٹرکچر کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے نئے منصوبوں کے لئے منصوبہ سازی کرنا۔

صوبوں کے مابین پانی کی تقسیم کے مسائل اور متنازعہ معاملات کو بات چیت کے ذریعے کم کرنا۔

GIS ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے پانی سے متعلقہ امور کا ڈیٹا بیس بنانا۔

(ب) محکمہ آبپاشی پنجاب نے صوبہ بھر میں پانی کے بہترین استعمال کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

بیراجز کی ترقی و بحالی

دریائے چناب پر واقع تریموں اور پنجند بیراجز کی اپ گریڈیشن 16 ارب 80 کروڑ کی لاگت سے ایشیائی ترقیاتی بنک کی معاونت سے جاری ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے دونوں بیراجز آئندہ سو سال کی مدت کیلئے محفوظ ہو جائیں گے اور آبپاشی کی بہتر سہولیات فراہم کر سکیں گے۔ تریموں بیراج کی استعداد کار 6 لاکھ 45 ہزار کیوسک سے بڑھ کر 8 لاکھ 75 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 13 لاکھ 60 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی جبکہ پنجند بیراج کی استعداد کار 7 لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 8 لاکھ 70 ہزار کیوسک ہو جائیگی اور اس سے مجموعی طور 15 لاکھ 40 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج کی بحالی کا منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بنک کی معاونت سے 3 ارب 27 کروڑ اور 90 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے اسلام بیراج کی استعداد کار 3 لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 3 لاکھ 32 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 10 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

جلالپور کینال پراجیکٹ

جلالپور کینال کا منصوبہ 32ارب 72 کروڑ اور 10 لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کیا چکاہے۔ 110 میل لمبی یہ نہر دریائے جہلم کے دائیں کنارے سے نکلے گی جس کی مجموعی استعداد کار 1350 کیوسک ہو گی۔ اس نہر کے باعث 1 لاکھ 60 ہزار ایکڑ قابل کاشت اراضی سیراب ہو گی۔ جس سے علاقے میں زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ اس منصوبہ سے مجموعی طور جہلم اور خوشاب کے اضلاع میں 80 دیہات کے 2لاکھ 25ہزار افراد کو معاشی فوائد حاصل ہونگے۔

گریٹر تھل کینال چوبارہ برانچ پراجیکٹ

تھل کی صحرائی زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے گریٹر تھل کینال فیز-II چوبارہ برانچ کا منصوبہ شروع کیا جاچکاہے، اس منصوبہ کے تحت چوبارہ برانچ اور اسکی ضمنی نہریں تعمیر کی جائیں گی جن کی کل لمبائی 278 میل ہو گی اور مجموعی لاگت 9ارب 70 کروڑ روپے ہو گی۔ یہ منصوبہ 2لاکھ 94ہزار اور 110 ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گا۔

نہروں کی اپ گریڈیشن اور بحالی

تریموں سدھنائی لنک کینال کا منصوبہ 2ارب 44 کروڑ اور 50لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ ایس ایم بی لنک کینال کی بحالی اور میلسی سائفن کی استعداد کار میں اضافے کا منصوبہ 4ارب 3 کروڑ اور 40لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ احمد پور برانچ کی بحالی کی منصوبہ 1 ارب 76 کروڑ اور 20لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ ایسٹرن صادقیہ کینال کی بحالی کا منصوبہ 95 کروڑ 80لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔

نہروں کی پختگی

3ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 450 میل لمبی منتخب نہروں کی پختگی کا فیز-III منصوبہ جاری ہے۔

6ارب روپے کی لاگت سے 600 میل لمبی منتخب نہروں کی پختگی کا فیز-IV منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

کسان پیکج کے تحت 6ارب روپے کی لاگت سے 680 میل لمبی منتخب نہروں کی ٹیل ریچز پر بہتری کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

نہروں کی بھل صفائی

صوبہ بھر میں ہر سال تقریباً600 نہروں میں پانی کی بلا رکاوٹ ترسیل جاری رکھنے کے لئے بھل صفائی کی جاتی ہے۔

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر

محکمہ آبپاشی پنجاب پوٹھوہار ریجن کے چار اضلاع (اٹک، راولپنڈی، جہلم اور چکوال) میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر و مرمت کا ذمہ دار ہے۔ اب تک 56 چھوٹے ڈیم مکمل ہو چکے ہیں۔

13 چھوٹے ڈیموں کی تعمیر 2022 تک مکمل ہو جائے گی۔ جن کی پانی جمع کرنے کی استعداد کار 3 لاکھ 72 ہزار ایکڑ فٹ ہو جائے گی۔

7 نئے چھوٹے ڈیم بنانے کی منصوبہ بندی پر کام جاری ہے۔ جن میں تقریباً68,725 ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جا سکے گا۔

5ارب 65 کروڑ اور 50 روپے کی لاگت سے گھبیر ڈیم منصوبہ کا آغاز کر دیا گیا ہے جس سے بارانی علاقوں میں پانی جمع کر کے نہ صرف 15 ہزار ایکڑ زرخیز اراضی کو آبپاشی کیلئے پانی فراہم کیا جائے گا بلکہ ضلع چکوال کی آبادی کو پینے کیلئے پانی بھی مہیا ہو گا۔

ڈڈوچہ ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے، اس ڈیم سے راولپنڈی کی آبادی کو 35 ملین گیلن یومیہ پینے کا پانی دستیاب ہو گا۔ منصوبہ کی تکمیل کیلئے اراضی خریدی جارہی ہے اور یہ منصوبہ عرصہ تین سال میں مکمل ہو گا۔

(ج) ڈیمز اور سمال ڈیمز کے علاوہ پانی بچانے کے مختلف ذرائع جیسا کہ کھال کی پختگی، لیزر لینڈ لیولر کا استعمال، bed & furrow اور ڈرپ سپر نکلر اریگیشن ہیں جو کہ محکمہ زراعت سے متعلقہ ہیں۔

محکمہ آبپاشی پنجاب نے بھی پالیسی اور قانون سازی کے ذریعے پانی کو بچانے کے سلسلے میں اہم اقدامات کئے ہیں۔ محکمہ آبپاشی نے پنجاب واٹر پالیسی تیار کی جس کی 29 دسمبر 2018 کو صوبائی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی۔ اسی منظور شدہ واٹر پالیسی کی سفارشات کے مطابق صوبے میں پانی کے انتظام و انصرام اور تخصیص کے لئے جامع قانون سازی کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں زیر زمین پانی کے استعمال کے لئے بھی قوانین مربوط نہیں ہیں جس کے نتیجے میں زیر زمین پانی کی سطح تیزی سے نیچے جارہی ہے۔ اس سنگین صورت حال کے پیش نظر پنجاب حکومت نے زمینی اور زیر زمین پانی کے استعمال اور نکاسی آب کے لئے جامع قانون سازی کی ہے۔ جسکی صوبائی کابینہ سے بھی منظوری لی جاچکی ہے۔ اور اسے جلد ہی صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس قانون سازی سے پائیدار بنیادوں پر پانی کے استعمال اور زیر زمین پانی کے ذخیرہ کے تحفظ کی راہ ہموار ہو سکے گی۔

اس کے علاوہ مجوزہ واٹر ایکٹ 2019 کے مقاصد میں صوبے میں واٹر گورننس کو بہتر بنانے، پانی کے حقوق کے تعین، پانی کے انتظام و انصرام کی ذمہ داریوں کا تعین، پانی بچانے کے مختلف ذرائع، پانی کا پائیدار بنیادوں پر استعمال، پانی کے استعمال کی قیمت کا تعین، آبی ذرائع سے پانی کے حصول اور نکاسی آب کے طریقہ کار اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں تفصیلات شامل ہیں۔

(د) ضلع چکوال میں 21 سمال ڈیمز تکمیل شُدہ اور Operational ہیں۔ 2 سمال ڈیمز زیر تعمیر ہیں ۔ جبکہ ایک سمال ڈیم گھمبیر کی Feasibility بنائی جا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2019)

ضلع رحیم یار خان میں زمینداروں اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی کی باہم رسائی کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2364: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کا نہری نظام انتہائی بری حالت میں ہے جس وجہ سے کسانوں / زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر انہار کے موگہ جات ٹوٹ چکے ہیں یا توڑ دیئے گئے ہیں۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زمینداروں اور کسانوں کے لیے ٹیل تک پانی کی بروقت فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں۔

(تاریخ وصولی 27 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 24 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع رحیم یار خان کا نہری نظام پُرانا ہے اس کے باوجود تسلی بخش حالت میں ہے۔ محکمہ انہار کے افسران اور عملہ فیلڈ کی محنت سے ٹیل تک پانی بمطابق حق ڈسچارج پہنچ رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ان انہار کے موگہ جات بمطابق منظور شُدہ ڈیزائن ہیں اور تسلی بخش حالت میں چل رہے ہیں۔ زمینداران / کسان دانستہ طور پر موگہ جات کو توڑ کر اپنے رقبہ کی آبپاشی زائد از حق کرتے ہیں۔ لیکن محکمہ انہار کے افسران اور عملہ فیلڈ دن رات نہروں پر گشت کر کے ٹوٹے

ہوئے موگہ جات کو مرمت کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹیلوں تک پانی بمطابق حق ڈسچارج پہنچ رہا ہے۔

(ج) محکمہ انہار کے آفیسران اور عملہ دن رات نہروں پر گشت کرتے ہیں اور ٹیلوں پر پانی پہنچاتے ہیں۔ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے اور متعلقہ تھانہ جات میں زیر دفعہ A-73/70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتیں ہیں۔ فصل خریف 2019 کے دوران پانی چوری کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت 141 ملزمان کو 957900 روپے جرمانہ کیا گیا ہے اور 1172 قاصران کے خلاف زیر دفعہ A-73/70 ترمیم شُدہ سال 2016 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2019)

ضلع بہاولنگر: کنال ڈویژن صادقیہ فورڈواہ اور ہاکڑہ میں پانی چوری میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2410: جناب محمد جمیل: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں واقع کنال ڈویژن صادقیہ فورڈواہ اور ہاکڑہ واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام کینال ڈویژن میں پانی چوری کی وارداتیں انتہائی اونچے درجے پر جاری ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام ڈویژن میں سے صادقیہ کینال ڈویژن کی انہار فتح اور گنجانی پر پانی چوری کی بھرمار ہے موگہ جات کا نام ونشان تک نہ ہے اور بااثر زمیندار پائپ لگا کر پانی حاصل کررہے ہیں جس کی وجہ سے پانی ٹیل پر نہ پہچتا ہے اور غریب کاشتکار متاثر ہورہے ہیں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر بہاولپور نے کمشنر بہاولنگر کو بذریعہ لیٹر نمبر DC/RJ/CAMP/426 مورخہ 04-10-2018 کو آگاہ کیا کہ اس پانی چوری میں SDO سے لیکر XEN اور SE تک سب ملوث ہیں اگر یہ درست ہے تو پھر ان افسران کے خلاف اور پانی چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 3 مئی 2019 تاریخ ترسیل 9 جولائی 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں ڈویژن صادقیہ، فورڈواہ اور ہاکڑہ واقع ہیں۔

(ب) بہاولنگر کینال سرکل کی تمام نہریں فارمر آرگنائزیشن سسٹم کے تحت مارچ 2011 سے 2014 تک تھیں جو کہ اب حکم امتناعی کے تحت فارمر آرگنائزیشن سسٹم کے تحت چل رہی ہیں۔ اس نظام کے تحت تمام تر ذمہ داری برائے پانی چوری پر کنٹرول اور پانی چوروں کے خلاف پرچہ جات کا اندراج فارمر آگنائزیشن نے کروانا ہوتا ہے۔ لیکن اس ضمن میں فارمر آرگنائزیشن ناکام ہو چکی ہے اور اب گورنمنٹ آف پنجاب لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز ڈیپارٹمنٹ نے کھال پنچائیت آرڈیننس (III of 2019) جاری کر دیا ہے۔ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور کھال پنچائیت کمیٹیاں مل کر پانی چوری پر کنٹرول حاصل کریں گی۔ صادقیہ کینال ڈویژن، ہاکڑہ کینال ڈویژن اور فورڈواہ کینال ڈویژن کی حدود میں زیر زمین پانی کڑوا ہونے اور بارشیں کم ہونے کی وجہ پانی چوری کے وقوعہ جات رُونما ہوتے رہتے ہیں۔ پانی چوروں کے خلاف محکمہ کی طرف سے بروقت کارروائی عمل میں لائی

جاتی ہے جس کا واضح ثبوت فصل خریف 2019 میں مندرجہ بالا کینال ڈویژن میں بالترتیب 530, 480, 335 کل 1345 پانی چوری کی روبکار پولیس کو بھجوائی گئیں۔ جس پر پولیس نے 479 FIR درج کی ہیں۔ اس کے علاوہ دفعہ 70 کی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے پانی چوروں کے خلاف نقد جرمانے عائد کیے گئے جس کی مالیت بالترتیب -/240,000 - /400000 - /272000 جو کہ ٹوٹل 9,12000 روپے بنتی ہے جو کہ گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی گئی ہے۔

(ج) صادقیہ کینال ڈویژن کی انہار فتح ڈسٹی اور گجیانی ڈسٹی پر موگہ جات اپنے منظور شُدہ ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔ فتح اور گجیانی نہریں فارمر آرگنائزیشن سسٹم مارچ 2011 سے اگست 2014 تک کا دورانیہ تھا لیکن ستمبر 2014 سے تاحال عدالتی حکم امتناعی سے چل رہی ہیں۔ فارمر آرگنائزیشن کی باڈی کے ممبران پانی چوری کروانے میں ملوث ہیں۔ صدر فارمر آگنائزیشن محمد ایوب موگہ جات کی شکستگی کے ساتھ ساتھ مالی بدعنوانیوں میں بھی ملوث تھا۔ جو کہ نومبر 2018 سے اینٹی کرپشن نے گرفتار کر کے جوڈیشل بھیج دیا جو کہ تاحال جیل میں بند ہے اور اس کے خلاف بدعنوانی کے سلسلے میں انکوائری زیر تکمیل ہے۔ محکمہ انہار کی کاوشوں کی وجہ سے جس کا تفصیلی ذکر سوال نمبر (ب) کے جواب میں مفصل درج ہے۔ پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے اور فتح اور گجیانی نہروں کی ٹیلوں پر پانی انکے حق کے مطابق پہنچ رہاہے۔ اور اب گورنمنٹ آف پنجاب لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز ڈیپارٹمنٹ نے کھال پنچائیت آرڈیننس (III of 2019) جاری کر دیاہے۔ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور کھال پنچائیت کمیٹیاں مل کر پانی چوری پر کنٹرول حاصل کریں گی۔

(د) جناب کمشنر بہاولپور کے لیٹر کی روشنی میں جناب سیکرٹری ایریگیشن کے حکم سے سپیشل چیکنگ کمیٹی بنائی گئی اس کمیٹی نے بہاولنگر کینال سرکل کے تمام موگہ جات کو چیک کیا اور تمام موگہ جات کو کمیٹی کی رپورٹ پر ڈیزائن کے مطابق درست کیا گیا اور اس وقت کے ایکسئن فورڈواہ ہاکڑہ، سب ڈویژنل آفیسرز چشتیاں منچن آباد، ہارون آباد اور مختلف سیکشن کے 10 سب انجینئرز کو اپنے فرائض میں کوتاہی کی وجہ سے معطل کر دیا گیا اور انکے خلاف محکمانہ انکوائری لگادی گئی جو کہ تاحال زیر سماعت ہے اور سیکرٹری نے بہاولنگر کینال سرکل کے تمام آفیسران کو تبدیل کر کے نئے آفیسرز تعنیات کر دیئے ہیں۔ جو کہ پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لا کر ٹیلوں پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ مزید یہ کہ موجودہ تعنیات شُدہ افسران کے خلاف پانی چوری میں ملوث ہونے کے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2019)

ملتان: چیف انجینئر کینال آبپاشی کے تحت خالی اسامیوں کی تعداد نیز رولز 17-A کے تحت بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2564: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف انجینئر (کینال) محکمہ آبپاشی ملتان کے تحت کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ب) خانیوال، ساہیوال، ملتان اور بہاولپور میں رول 17-A کے تحت بھرتی کے لیے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

(ج) رول 17-A کے تحت بھرتی کا اختیار کس اتھارٹی کے پاس ہے۔

(د) کیا حکومت رول A-17 کے تحت موصول شدہ درخواستوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(ہ) جو درخواستیں زیر التوا ہیں وہ کب سے ہیں اور کس بنیاد پر زیر التواء ہیں۔

(تاریخ وصولی 29 مئی 2019 تاریخ ترسیل 30 اگست 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) زونل آفس ملتان اور اسکے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں مختلف کیٹیگری کی 765 اسامیاں خالی ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زونل آفس ملتان اور اُسکے ماتحت سرکلز / ڈویژن ہائے دفاتر میں رول A-17 کے تحت 04 درخواستیں زیر التواء ہیں۔ بہاولپور زونل آفس میں رول A-17 کے تحت کوئی درخواست زیر التواء نہ ہے، تاہم اُسکے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں 34 درخواستیں زیر التواء ہیں۔

(ج) زونل آفس میں سینئر موسٹ سٹاف آفیسر / ایگزیکٹو انجینئر آپریشن بھرتی کرنے کے مجاز ہیں جبکہ سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایگزیکٹو انجینئر بھرتی کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) یہ درخواستیں دوران سروس وفات پانے والے اور میڈیکل کی بنیادوں پر ریٹائر ہونے والے ملازمین کے بچوں کی ہوتی ہیں، ان درخواستوں پر جلد از جلد بھرتی کا کام مکمل کیا جاتا ہے تاہم بعض اوقات کاغذات کی جانچ پڑتال یا پھر مطلوبہ پوسٹ خالی نہ ہونے کی بنا پر دیر ہو جاتی ہے۔

(ہ) ملتان زون اور بہاولپور زون کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں جو درخواستیں زیر التواء ہیں، اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2019)

ضلع قصور کی حدود میں محکمہ کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2662: ملک محمد احمد خاں: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاوسز کہاں کہاں اور کتنے رقبہ پر ہیں۔

(ج) اس ضلع کی کتنی زرعی اراضی کو نہری پانی مل رہا ہے اور کن انہار / راجباہ / مائنز سے پانی مل رہا ہے۔

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہ / مائنز کا منظور شدہ پانی کتنا ہے۔

(ہ) اس ضلع کی تمام زرعی اراضی کے لیے کتنا نہری پانی مزید درکار ہے اور اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی 21 جون 2019 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع قصور میں محکمہ آبپاشی کی تین ڈویژنز لاہور سی بی ڈی سی، قصور ڈویژن اور بلو کی ہیڈورکس ڈویژن کام کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ آبپاشی لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ جن میں (1) پانڈو کی سب ڈویژنل آفس واقع مین فیروزپور روڈ نزد للیانی اور (2) دوسرا دفتر چھانگا مانگا کینال ریسٹ ہاوس میں واقع ہے۔ اس ضلع میں 340 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ii) ضلع قصور میں قصور ڈویژن محکمہ انہار کا مرکزی دفتر نزد ضلع کچہری مین فیروزپور روڈ قصور پر واقع ہے۔ جبکہ سب ڈویژنل آفیسرز کے دفاتر مندرجہ ذیل جگہوں میں واقع ہیں۔

سب ڈویژن چونیاں اور سب ڈویژن کھڈیاں بمقام کھڈیاں خاص دیپالپور روڈ پر واقع ہیں۔ اور سب ڈویژن کنگن پور کا دفتر منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں واقع ہے۔ اور قصور ڈویژن ضلع قصور میں 272 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(iii) ضلع قصور میں ایکسین بلوکی ہیڈورکس ڈویژن کا دفتر اور سب ڈویژنل آفیسر بلوکی ہیڈورکس کا دفتر بلوکی کے مقام پر واقع ہیں۔ اور اس میں 225 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) لاہور ڈویژن ضلع قصور کی حدود میں لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور کے دو ریسٹ ہاوسز ہیں جن میں بھمبھہ ریسٹ ہاؤس RD:374/ L MBL پر اور واں ریسٹ ہاؤس (چھانگا مانگا) چونیاں روڈ پر واقع ہیں۔ جو کہ بالترتیب 5 اور 13 ایکڑ کے رقبہ جات پر مشتمل ہیں۔

ضلع قصور کی حدود میں قصور ڈویژن محکمہ آبپاشی کے 6 ریسٹ ہاوسز ہیں۔ جن کی بمعہ رقبہ جات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بلوکی ہیڈورکس ڈویژن بلوکی کا ضلع قصور کی حدود میں ایک ریسٹ ہاؤس بلوکی ریسٹ ہاؤس بلوکی کے مقام پر واقع ہے۔ اس کا کُل رقبہ دو ایکڑ ہے۔

(ج) لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور محکمہ آبپاشی کی ضلع قصور کی حدود میں 55 راجباہ ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جو کہ ضلع قصور کی تقریباً 386782 ایکڑ اراضی کو سیراب کرتی ہیں۔

ضلع قصور کی حدود میں قصور ڈویژن کی تقریباً 38 راجباہ ضلع کی زرعی زمین کو پانی مہیا کرتی ہیں۔ جن سے تقریباً 277356 ایکڑ رقبہ سیراب کیا جاتا ہے۔ راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اور جبکہ ضلع قصور کی حدود میں بلوکی ہیڈورکس ڈویژن کی 11 راجباہ ضلع کی زرعی زمین کو پانی مہیا کرتی ہیں۔ جن سے تقریباً 27492 ایکڑ رقبہ سیراب کیا جاتا ہے۔ راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور محکمہ آبپاشی کی ضلع قصور میں واقع مذکورہ بالا راجباہوں کا منظور شدہ پانی 2012 کیوسک ہے۔ قصور ڈویژن ضلع قصور میں راجباہ کا منظور شدہ بمطابق L سیکشن پانی (2450) کیوسک ہے۔ اور جبکہ ضلع قصور میں واقع رقبہ CCA جو کہ بلوکی ڈویژن سے سیراب ہو رہا ہے۔ اُس کا موجودہ حساب سے پانی 183 کیوسک ہے۔

(ہ) ضلع قصور کی حدود میں لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی اور بلوکی ہیڈورکس ڈویژن میں اس ضلع کی زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لیے مزید نہری پانی درکار نہ ہے اور جبکہ ضلع قصور اور ضلع اوکاڑہ میں قصور ڈویژن محکمہ انہار کی تمام زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لیے مزید (583) کیوسک پانی درکار ہے۔ قصور ڈویژن کو پانی کی سپلائی BRBD Link Canal سے ہوتی ہے۔ مگر راستے میں Ravi Syphon پر (جو کہ دریائے راوی پر موجود ہے) Barrels کے سلٹ اپ ہونے کی وجہ سے پورا پانی جو کہ لاہور اور قصور ڈویژن کی ڈیمانڈ کے مطابق ہو، نہیں گزرتا۔ جس کی وجہ سے قصور ڈویژن کو پانی کا پورا حصہ نہیں ملتا۔ تاہم محکمہ راوی سائفن کی Remodeling کا منصوبہ تیار کر رہا ہے۔ جس کے مکمل ہونے پر قصور ڈویژن میں پانی کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

حکومت پنجاب کا سمال ڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2729: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب کا نئے سمال ڈیم بنانے کا ارادہ ہے تو کتنے نئے ڈیم بنانا چاہتی ہے ؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں نئے ڈیم بنانے کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اگر حکومت نئے ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ان ڈیمز کی تعمیر سے کتنا پانی ذخیرہ ہو سکے گا۔

(ج) کیا حکومت نے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں اس بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) پوٹھوہار کے علاقہ میں سمال ڈیمز کی تعمیر کے Potential اور علاقہ میں زیر زمین پانی کی کمی کے پیش نظر حکومت پنجاب حتی المقدور ڈیم بنانا چاہتی ہے۔ مالی سال 20-2019 میں نئے ڈیمز تعمیر کے 14 منصوبہ جات شامل ہیں۔

(ب) ان منصوبوں کے لیے مبلغ 3416.803 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس سے امسال 03 ڈیم پر کام مکمل کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ 11 منصوبوں کو اگلے 2 سال میں فنڈز کی دستیابی سے مشروط مکمل کرنے کو شش کی جائے گئی۔ اور ان جاری منصوبوں میں سے راولپنڈی میں ڈڈھوچہ ڈیم کی تعمیر بھی شامل ہے جو کہ دسمبر 2019 تک موقع پر شروع کر دی جائے گی۔

مزید براں نئے ڈیمز کی تعمیر کے لیے مالی سال 20-2019 میں حکومت پنجاب ایک study Feasibility کروا رہی ہے، جس کے نتیجے میں مزید نئے ڈیمز تعمیر کئے جائیں گئے۔ پانی ذخیرہ ہونیکی مقدار کا تعین Feasibility study میں کیا جائے گا۔

(ج) بارش کے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے محکمہ انہار پنجاب مندرجہ بالا اقدامات کے ذریعے اپنی بہترین کوشش کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

سیلاب سے بچاؤ کے لیے حکومت کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2730: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

عوام کو سیلاب سے محفوظ بنانے کے لیے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور حکومت مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

فلڈ سیزن ہر سال 15 جُون سے شروع ہو کر 15 اکتوبر تک جاری رہتا ہے۔ اِس دوران شدید بارشوں کے باعث کسی بھی دریا یا نالے میں سیلاب کے آجانے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ اِس لئے سیلاب کے ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لئے پہلے سے ہی پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ دوسرے اداروں سے مل کر انتظامات کرلیتا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ تمام متعلقہ اریگیشن فلڈ ڈویژن کے فلڈ فائیٹنگ پلان بنا کر متعلقہ اداروں میں بروقت تقسیم بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ فلڈ فائیٹنگ پلان ہر ہر ڈویژن کا (contingency plan) ہوتا ہے۔ جس

میں سیلاب کے پیشِ نظر حساس مقامات پر جو بھی اقدامات اُٹھانے ہوتے ہیں وہ سب اِس میں درج ہیں۔

۲۔ تمام پشتوں اور بندوں، اور بریچنگ سیکشنز کی انسپکشن مکمل کر لی گئی تھی اور جہاں جہاں خامیاں پائی گئیں اُن کو دُور کر دیا گیا ہے۔

۳۔ تمام غیر قانونی طور پر قائم شدہ (encroachments) کی نشاندہی کر کے فہرستیں سول انتظامیہ کو ارسال کر دی گئی تھیں۔

۴۔ تمام بندوں اور پشتوں کے کام مکمل کر لئے گئے ہیں۔

۵۔ کسی بھی فلڈ کی ہنگامی صُورت سے نمٹنے کے لئے ضروری سامان، پتھر اور مشینری کا بھی پہلے سے انتظام کر لیا گیا ہے۔

۶۔ حساس ترین مقامات پر سیلابی صُورتِ حال سے نمٹنے کے لئے ایکشن پلان برائے تعیناتی مشینری اور افرادی قوت مرتب کئے گئے ہیں۔

۷۔ تمام فلڈ ڈویژن میں ضروری تربیتی مشقوں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

۸۔ مزید براں اِس سال 2019 کے فلڈ سیزن کے شروع ہونے سے پہلے، پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی کاوش سے پنجاب انجینئرنگ اکیڈمی میں فلڈ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جِس میں اریگیشن کے تمام افسران نے شرکت کی اور سیلاب سے بچاؤ کے سلسلہ میں متعلقہ تیاری کا جائزہ لیا گیا۔

۹۔ ڈرینج اینڈ فلڈ زون کے زیرِ نگرانی فلڈ وارننگ سینٹر (جو کہ 46 جیل روڑ پر واقع ہے) نے 15 جُون سے کام اپنا شروع کر دیا تھا جو کہ 15 اکتوبر تک جاری رہے گا۔ جہاں تمام دریاؤں کے بیراجوں، نالوں کا ڈیٹا Police Telecommunication Department کے ذریعہ سے

اکٹھا کر کے تمام متعلقہ اداروں کو بھیجا جاتا ہے اور مزید براں Met. office سے ملنے والی ہر فلڈ وارننگ / الرٹ کو متعلقہ اداروں کو بھیجا جاتا ہے تاکہ سیلاب کے پیشِ نظر ممکنہ نُقصانات سے بچنے اور اُسے کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جاسکیں۔

مزید براں آئندہ کی سیلابی صورتِ حال سے اور زیادہ بہتر طریقے سے نمٹنے کے لئے بیراجوں کی discharge capacity بڑھائی جارہی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

ا۔ تریموں بیراج 6,42,000 سے بڑھ کر 8,75,000 ہو جائے گی۔

(completion date: 2022)

۲۔ پنجند ہیڈورکس 7,00,000 سے بڑھ کر 8,65,000 ہو جائے گی۔

(completion date: 2022)

سیلمانکی ہیڈورکس کی rehabilitation / upgradation کا کام جاری ہے جس کا کام 2020 میں مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

گریٹر تھل کینال فیز-III کی بدولت سیم و تھور پر قابو پانے سے متعلقہ تفصیلات

*2859: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گریٹر تھل کینال فیز تھری کی تکمیل سے علاقے میں سیم و تھور پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) اس بارے اگر کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ج) اگر کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے تو یہ کب مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

(تاریخ وصولی 9 اگست 2019 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) گریٹر تھل کینال نہروں کی تکمیل سے سیم و تھور میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بڑی نہریں پُختہ کی گئی ہیں اور چھوٹی نہروں سے سیم و تھور کا خطرہ نہ ہو گا۔ نیز یہ نہریں ششماہی ہیں۔

(ب) ابھی تک سیم و تھور کے امکان نہ ہونے کی وجہ سے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ج) کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اس لئے لاگت اور تکمیل کی مدت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

بہاولپور: اسلام بیراج کی اپ گریڈیشن پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2905: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) اسلام بیراج کی اپ گریڈیشن پر کتنے اخراجات ہوں گے اور اس سے کتنی اراضی سیراب ہو گی۔

(ج) یہ منصوبہ کتنی مدت میں مکمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی 26 اگست 2019 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ پروینشل ڈیویلپمنٹ ورکنگ پارٹی اور پلاننگ کمیشن، وزارت منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات، پاکستان سے منظور ہو گیا ہے۔ منصوبے کی نگرانی کے لئے تین کنسلٹنٹ فرموں کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ جن کی تکنیکی اور مالی جانچ پڑتال مکمل

ہونے کے بعد رپورٹ ایشیائی ترقیاتی بینک کو بھجوادی گئی ہے۔ آئندہ ماہ کے وسط تک کنسلٹنٹس کے ساتھ معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ جس کے بعد ایشیائی ترقیاتی بینک کی پروکیورمنٹ گائیڈ لائن کے تحت ورکس کنٹریکٹ کی الاٹمنٹ کا عمل شروع کیا جائے گا اور مئی 2020 تک کنٹریکٹر کا انتخاب مکمل کر لیا جائے گا۔ فلڈ سیزن 2020 کے بعد منصوبے پر عملی طور پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن پر 2993.18 ملین روپے خرچ ہوں گے اور اس سے اسلام بیراج کی عمر کم از کم 50 سال بڑھ جائے گی اور فلڈ ڈسچارج کی استطاعت بھی بڑھ جائے گی۔ علاوہ ازیں یہ منصوبہ 4,50,000 ایکڑ زرعی اراضی تک پانی کی رسائی کو یقینی بنائے گا۔

(ج) یہ منصوبہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

چکوال:۔ گھبیر ڈیم کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3044: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گھبیر ڈیم سے چکوال کی کتنی اراضی زیر آب آئے گی؟

(ب) گھبیر ڈیم سے عوام کو کیا پینے کا صاف پانی بھی میسر آئے گا۔

(تاریخ وصولی 14 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 30 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) گھبیر ڈیم سے ضلع چکوال کا تقریباً 1500 ایکڑ رقبہ زیر آب آئے گا اور اس سے 15,500 ایکڑ بارانی رقبہ سیراب ہو گا۔

(ب) گھبیر ڈیم سے عوام کو پینے کا پانی میسر آئے گا اس ڈیم میں 66,000 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

ڈاڈاہوچہ ڈیم راولپنڈی کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3045: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ڈاڈاھوچہ ڈیم سے راول پنڈی کے رہائشیوں کے لیے پینے کا کتنا پانی فراہم ہو سکے گا اس ڈیم کی لاگت کتنی ہے۔

(تاریخ وصولی 14 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 30 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

ڈاڈھوچہ ڈیم سے راولپنڈی کے رہائشیوں کے لیے 35 MGD (ملین گیلن پر ڈے) پانی فراہم ہو سکے گا۔ ڈاڈھوچہ ڈیم کی لاگت 6.4 بلین روپے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

لاہور | عنایت اللہ لک
مورخہ 23 نومبر 2019 | قائم مقام سیکرٹری

بروز پیر مورخہ 25 نومبر 2019 کو محکمہ آبپاشی کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب منیب الحق	1556-1279
2	جناب محمد ارشد ملک	2059-1309
3	محترمہ شازیہ عابد	1414
4	محترمہ راحیلہ نعیم	1360
5	سید حسن مرتضیٰ	1461
6	جناب محمد طاہر پرویز	1896-1464
7	محترمہ عنیزہ فاطمہ	1503
8	چودھری افتخار حسین چھچھر	1560
9	چودھری اشرف علی	1830-1584
10	جناب محمد یوسف	1608
11	جناب ممتاز علی	1826-1825
12	محترمہ شاہدہ احمد	2016
13	جناب محمد ارشد چودھری	2176
14	ملک محمد احمد خاں	2662-2194
15	جناب محمد فیصل خان نیازی	2564-2225
16	محترمہ مہوش سلطانہ	2359
17	سید عثمان محمود	2364

18	جناب محمد جمیل	2410
19	محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	2730-2729
20	محترمہ مومنہ وحید	2905-2859
21	محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور	3045-3044

نشان زدہ سوال

کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں (ضلع سرگودھ) میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام کیا گیا ہے ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لیے کون کونسی مشینری استعمال ہوئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے، انہار اور راجباہ وائز تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں جن نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں ہوئی ان کی صفائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ تحصیلوعں کی بقایا نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

نشان زدہ سوال

کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکوال تاباوجیہدی پل (تحصیل بھیرہ) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنایا گئے تھے۔؟

(ب) ان بندوں کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس بندوں کی اب تک کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے سیلاب میں یہ بند ٹوٹ گیا تھے جس سے تحصیل بھیرہ کی آبادی شدید متاثر ہوئی اور 5 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بندوں کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بندوں کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

نشان زدہ سوال

کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان تحصیلوں میں میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنز ہیں؟

(ج) ان تحصیلوں میں کتنا بجٹ مالی سال 2018-19 میں فراہم کیا گیا ہے؟

(د) ان تحصیلوں میں محکمہ ہذا کی کتنی مشینری ہے کتنی درست حالت میں اور کتنی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناکارہ مشینری کی فروخت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان تحصیلوں میں کون کون سی اسامیاں محکمہ ہذا میں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

سولہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 25 نومبر 2019

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ آبپاشی

فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کی سرکاری رہائش گاہوں پرناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

560:جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کی کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں ہیں۔ یہ کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب)ان سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت اور تزئین و آرائش پر سال18-2017اور19-2018میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ رہائش گاہ سمیت بتائیں۔

(ج)کیاکسی سرکاری رہائش گاہ پر کسی فرد یاادارے نے ناجائز قبضہ کیاہوا ہے۔

(د)کیاکسی سرکاری رہائش گاہ کے رقبہ پر کوئی نرسری یادیگر کوئی غیر قانونی کام ہورہاہے۔

(ہ)کیاحکومت ان سرکاری رہائش گاہوں کے رقبہ کو غیر قانونی قابضین سے واگزار کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(تاریخ وصولی26اپریل2019تاریخ ترسیل22مئی2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)سرکاری رہائش گاہوں پر نرسری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سرکاری رہائش گاہوں پر کوئی غیر قانونی کام نہ ہو رہا ہے۔

(ہ)مستقبل قریب میں ان رہائش گاہوں کو خالی کروالیاجائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب23جولائی2019)

فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کے رقبہ کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

561:جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کاکتنارقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب)کتنارقبہ خالی پڑاہے اور کتنے رقبہ پر سرکاری عمارات ہیں۔

(ج)کتنے رقبہ پر نرسریاں ہیں۔

(د)کتنے رقبہ پر کن کن افراد نے قبضہ کرر کھاہے،ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل فراہم کریں۔

(ہ)کتنارقبہ کن کن افراد کو پٹہ /لیز/ ٹھیکہ پر دیاگیاہے ان سے سالانہ کتنی آمدن ہورہی ہے۔

(و)کتنارقبہ کس کس نہرپر واقع ہے۔

(تاریخ وصولی26اپریل2019تاریخ ترسیل22مئی2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)495.45 کنال رقبہ چک نمبر 212 ر، ب فیصل آباد میں واقع ہے۔

(ب)104 کنال رقبہ خالی پڑا ہے۔باقی 391.45 پر سرکاری آفس اور عمارات ہیں۔

(ج)104 کنال پر نرسریاں اور سبزیاں لگائی جاتی ہیں۔

(د)57 کنال رقبے پر نا جائز قبضہ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)کوئی رقبہ پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

(و)رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23جولائی 2019)

گوجرانوالہ: قلعہ میاں سنگھ مائنر کی تعمیر اور صفائی سے متعلقہ تفصیلات

626: جناب محمد توفیق بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ قلعہ میاں سنگھ مائنر کی تعمیر کب شروع ہوئی،اس منصوبے پر کتنی لاگت آئی اور کب تک مکمل ہو گا؟

(ب)اس زیر تعمیر مائنر کی گہرائی کتنی ہے اور کیا محکمہ انہار اس میں عرصہ دراز سے کھڑے پانی اور گندگی کی صفائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا اس مائنر میں نہری پانی چلایا جائے گا اگر ہاں تو کب تک؟

(د) اس کے اردگرد لگنے والے پودوں کو پانی لگانے یا کٹائی وغیرہ کرنے کا ذمہ دار کون ہے ان کو کب تک مستقل پانی لگانے کا بندوبست کرنے اور کٹائی کروانے کا محکمہ ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 24جون 2019 تاریخ ترسیل 8اگست 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) قلعہ میاں سنگھ مائنر کی کنکریٹ لائننگ کا کام فروری 2016 کو ADP سلیکٹو لائننگ آف اریگیشن چینلز ان پنجاب فیزIII کے تحت شروع ہوا جس کا تخمینہ لاگت 101.191 ملین روپے ہے۔اب تک موقع پر اس نہر پر 86.34 ملین لاگت آچکی ہے اور 37825 فٹ لمبائی کی لائننگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) اس مائنر کی گہرائی 4 فٹ ہے۔اس نہر میں گوجرانوالہ شہر کا گندہ سیوریج کا پانی ڈالا جاتا ہے۔گندہ پانی صاف کرنے کی صورت میں اگلے دن ہی نہر میں دوبارہ گندہ پانی جمع ہو جاتا ہے۔کیونکہ اس علاقہ میں گندے پانی کی نکاسی کا کوئی اور ذریعہ

نہ ہے۔ محکمہ نے کئی بار واسا کو گندے پانی کی نکاسی کے متبادل ذرائع بنانے کا کہا ہے۔ جس پر واسا نے اب ایک ڈرین بنانے کا کام شروع کیا ہے۔ڈرین بننے کی صورت میں نہر کی مکمل صفائی کی جائے گی۔

(ج) محکمہ نے اس سال کنکریٹ لائننگ کا کام مکمل کرنے کے لئے 14.85 ملین فنڈ کی ڈیمانڈ کی ہے۔کام مکمل ہونے کی صورت میں اور واسا کے ڈرین مکمل ہونے پر نہر کی صفائی کر کے خریف 2020 میں نہر میں پانی چھوڑا جائے گا۔اس سال اس کام کے لئے12.578 ملین روپے کی Allocation موجود ہے۔

(د) یہ سوال محکمہ انہار کے متعلقہ نہ ہے یہ کام محکمہ PHA گو جرانوالہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ پودہ جات محکمہ انہار نے نہ لگائے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب29اگست2019)

لاہور میں برساتی نالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

675 : محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور میں کُل کتنے برساتی نالے ہیں؟

(ب) برساتی نالوں کی صفائی کا طریقہ کار کیا ہے کتنی مدت کے بعد صفائی / مرمت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

(ج) سکھ نہر شالامار گندے نالے کی صفائی کب کروائی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی28مارچ2019 تاریخ ترسیل12جولائی2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) شہر لاہور میں بر ساتی نالوں کی صفائی کا کام محکمہ واسا ایل ڈی اے وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے تاہم ضلع لاہور میں محکمہ اریگیشن ڈرینج ڈویژن کی 28ڈرینزواقع ہیں جو کہ Seepage کم Storm واٹر ڈرینز ہیں۔

(ب) ضرورت کے تحت سالانہ ورک پلان میں ڈرینز کی نشاندہی کی جاتی ہے جن پر صفائی اور مرمت کا کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور محکمہ ایریگیشن فنڈ زکا انتظام کرتا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر ان ڈرینز کی صفائی محکمانہ مشینری سے کروائی جاتی ہے ، عموماً تین سال عرصہ کے بعدباری باری ڈرینز کو اس لسٹ میں شامل کیا جاتا ہے۔

(ج)سکھ نہر نام کی کوئی نہر نہیں ہے۔بلکہ یہ شالیمار گندہ نالہ ہے۔جس کی صفائی محکمہ انہار کی ذمہ داری نہ ہے شہری علاقہ کی ڈرینز کی صفائی اور مرمت کا کام محکمہ ایل ڈی اے و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب24اکتوبر2019)

ضلع بہاولنگر: نہر ہاکڑہ برانچ کی منظور شدہ پانی کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

788: جناب محمد ارشد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہاکڑہ برانچ ضلع بہاولنگر کی بحالی Rehibilitation کے لئے 77 کروڑ روپے منظور ہو چکا ہے جس پر 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں؟

(ب) نہر ہاکڑہ برانچ کا منظور شدہ پانی 3100 کیوسک ہے جبکہ ہیڈ جال والا سے ہاکڑہ برانچ نے 3100 کیوسک پانی لینا ہوتا ہے ہاکڑہ برانچ کی Capacity کم ہونے کی وجہ سے یہ 2600 کیوسک لے رہی ہے جس کا نقصان ہیڈ جال والا سے آگے ہاکڑہ برانچ میں سے جتنی نہریں نکلتی ہیں 500 سو کیوسک جو ہاکڑہ برانچ کم لیتی ہے وہ کمی ہاکڑہ سے نکلنے والی نہروں پر تقسیم کر دی جاتی ہے اس وارہ بندی کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے 77 کروڑ روپے اس نہر کی Capacity بڑھانے کے لئے منظور کیا لیکن اب تک تین ماہ میں سے تقریباً 20 کروڑ روپے نہر پر خرچ ہوا اور ہاکڑہ برانچ پر 20 کروڑ رقم خرچ ہونے کے بعد یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ پہلے سے بھی کم پانی یعنی 2600 کی بجائے 2400 کیوسک پانی پر آچکی ہے۔

(ج) اس ہاکڑہ برانچ کی Capacity کو بڑھانے کے لئے 77 کروڑ روپے کی رقم کو Development والے جنہوں نے یہ کام کروانا ہے وہ Operational ونگ والوں سے مشورہ کر کے اس نہر کی کشادگی کریں تاکہ وارہ بندی ختم ہو سکے اگر یہ رقم صحیح استعمال نہ ہوئی اور وارہ بندی اسی طرح برقرار رہی تو ہم پھر 50 سال پیچھے چلے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی 22 اگست 2019 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ہاکڑہ برانچ کی بحالی کا منصوبہ جسکی Contract Amount 64 کروڑ 4 لاکھ روپے ہے جس میں سے اب تک ایگریمنٹ کے مطابق ٹھیکیدار کو ,15% Advance Mobilization کی مد میں 9 کروڑ 60 لاکھ کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو کام نہر پر ہوا ہے اُسکی ادائیگی 4 کروڑ 40 لاکھ ہے یہ کام نیس پاک کنسلٹنٹس کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(ب) ہاکڑہ برانچ کینال کا منظور شُدہ ڈسچارج (پانی) 3068 کیوسک ہے اور اس کی بحالی کا منصوبہ مئی 2019 میں شروع ہوا۔ جو کہ 2 سال بعد مئی 2021 میں مکمل ہوگا۔ اور منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد ہاکڑہ برانچ کینال اپنے ڈیزائن کے مطابق 3068 کیوسک پانی لے سکے گی جس سے نہروں کی وارہ بندی ختم ہو جائے گی۔ جس جگہ پر نہر کمزور ہے اُن جگہوں پر کام جاری ہے اس کے علاوہ باقی بھی کمزور جگہوں پر مضبوطی کا کام جاری ہے کیونکہ منصوبہ دو سال کا ہے اس لیے مکمل طور پر کمزور جگہوں پر کام مکمل ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ کیونکہ نہر کے کناروں کی مضبوطی کا کام مختلف کمزور جگہوں پر جاری ہے اس سے نہر کی گنجائش ہرگز کم نہ ہوئی ہے بلکہ اس سے نہر کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔

(ج) ہاکڑہ برانچ کینال پر جو کام ہورہا ہے وہ Operational ونگ ہاکڑہ کینال ڈویثرن بہاولنگر کے مشورہ سے ہو رہا ہے۔اس منصوبہ پر جو کام ہوناہے اس کی تیاری ہاکڑہ کینا ل ڈویثرن بہاولنگر نے کی ہے اور اس منصوبہ کو مکمل کروانے کے لئے یہ کام Development Division Bahawalnagar کو دیا گیا ہے۔اور اس کام کے مکمل ہونے کے بعد ہاکڑہ برانچ کینال اپنے ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق پانی لینا شروع کر دے گی۔جس سے وارہ بندی ختم ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب24اکتوبر2019)

آبپاشی کے میگا پراجیکٹ کیلئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

802: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ایشن ڈویلپمنٹ بینک آبپاشی کے میگاپراجیکٹ کے لئے90فیصد فنڈز کن شرائط پر فراہم کرے گااس بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب)یہ فنڈز کن منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے اوران منصوبوں سے عوام کو کیافائدہ ہو گا؟

(تاریخ وصولی26اگست2019 تاریخ ترسیل7اکتوبر2019)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ایشین ڈویلپمنٹ بینک تین منصوبوں کے لئے قرض فراہم کرے گا:

1. جلال پور اریگیشن پروجیکٹ
2. Project Readiness Financing for Punjab Water Resources Management
3. گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیزII چوبارا (Choubara)برانچ کینال سسٹم کی تعمیر اور جی ٹی سی پی(GTCP)کے فیز I (Mankera Branch System)اورفیز II (Choubara Branch System)

منصوبہ نمبر2اور3کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ(CAD)قرض کی شرائط و ضوابط کو قرض مذاکرات (Loan Negotitations) کے مرحلے پر حتمی شکل دی جاتی ہے۔ابھی حکومت پاکستان اور اے ڈی بی کے مابین قرض کی بات چیت کا آغاز نہیں ہوا ہے۔لہذا ان دو منصوبوں کے لئے قرض کی شرائط و ضوابط کو اس مرحلے پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔

جبکہ منصوبہ نمبر 1 کے لیے ایشین ڈویلپمنٹ بنک (ADB) سے قرضے کا معاہدہ 13اپریل 2018کو ہوا تھا جس کے تحت جلالپور کینال کی تعمیر کے لئے تخمینہ لاگت کا تقریباً 88فیصد ADBادا کرے گا10فیصد پنجاب حکومت اور 2فیصد کسان تنظیمیں ادا کریں گی۔مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

(ب)

(i) ADB پاکستان کو اپنے عمومی وسائل سے 274.63ملین ڈالر کا قرضہ مہیا کرے گا جو کہ وقتاً فوقتاً پروجیکٹ کے اوپر اُٹھنے والے اخراجات کے عوض قرضہ کی شرائط کے مطابق ادا کیا جائے گا۔ یہ اِس قرضہ کی رقوم 31 مئی 2018 سے لے کر 30جون 2024تک کے عرصہ میں حاصل کی جا سکیں گی۔

(ii) قرضہ کی رقم معاہدہ میں درج مختلف کاموں کے لئے مختص کردہ تناسب سے ہی خرچ کی جائے گی۔

(iii) حکومت پاکستان قرضہ کی مئوثر شدہ تاریخ (31مئی 2018) کے 60دن بعد سے کُل مختص کردہ قرضہ میں سے وصول شدہ رقم منہا کرنے کے بعد بقایا رقم پر 0.15فیصد سالانہ کے حساب سے (Commitment Charges) بھی ادا کرے گی۔

(iv) قرضہ پر سود اور Commitment Charges سال میں دو مرتبہ یعنی فروری اور اگست میں ادا کئے جائیں گے جو کہ ADB قرضہ کے اکاؤنٹ سے کاٹ لیا کرے گا۔

(v) تمام سامان کی خریداری ، کاموں اور کنسلٹنٹ سروس کا حصول ADB کی ہدایات اور طے شدہ طریقہ کار کے تحت کیا جائے گا۔ اگر کوئی اخراجات طے شدہ اصولوں کے مطابق نہ ہوئے تو ADB اُن کاموں اور سامان پر قرضہ کی رقم سے ادائیگی نہ کرے گا۔

(vi) حکومت پنجاب منصوبہ کی تکمیل کے سلسلہ میں ADB سے تمام معاملات میں مشاورت کرنے کے بعد عمل درآمد کرے گی۔

(vii) منصوبہ کی تیاری، ڈیزائن ، تعمیر اور تکمیل کے دوران متعلقہ قوانین برائے ماحولیات ، آبادکاری ، صحت اور حفاظت کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔

(viii) حکومت پنجاب اِس بات کو یقینی بنائے گی کہ منصوبہ کے لئے درکار زمین اور آباد کاری کے اخراجات کا بندوبست حکومت اپنے وسائل سے کرے اور کام شروع کرنے سے پہلے اِن مراحل کو مکمل کرے۔

(ix) حکومت پنجاب اِس بات کو یقینی بنائے گی کہ قرضہ کی رقم سے متعلقہ تمام اخراجات کا ریکارڈاور اکاؤنٹ معیاری اصولوں کے تحت رکھا جائے گااور اِس کا سالانہ آڈٹ ہوگا۔

Project Readiness Financing for Punjab Water Resources Management میں فنڈز کو مندرجہ ذیل منصوبوں کی تیاری پر استعمال کیا جائے گا۔

i. ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی از سر نو تشکیل اور اپ گریڈنگ
ii. بالائی جہلم کینال سسٹم (Upper Jhelum Canal System)کی بحالی اور اپ گریڈنگ
iii. ڈیرہ غازیخان اور راجن پور میں Hill Torrents
iv. گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیزIII ڈھگانہ (Dhingana) برانچ' نور پور برانچ(Noorpur)اور محمود سب برانچ کینال)
v. آر کیو' کیوبی اور بی ایس(R-Q, Q-B & B-S)لنک نہروں کی دوبارہ تشکیل اس منصوبے کا مقصد پنجاب گروتھ اسٹریٹیجی2018کے مطابق ہے۔اس منصوبے سے فصلوں کی پیداواری صلاحیت میں بہتری' پانی کا موثر استعمال' جدید ٹیکنالوجی کا پھیلاؤ' سیلاب سے حفاظت اور ماحولیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی ماحول کے پہلوؤں کا جائزہ لینا ہے۔

تیسرے پراجیکٹ کے فنڈز کو چوبارا(Choubara)برانچ کینال سسٹم (فیزII) کی تعمیر اور جی ٹی سی پی (GTCP)کے فیز I (Mankera Branch System) اور فیزII (Choubara Branch System)کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ(سی اے ڈی) کے لئے استعمال ہوں گے۔

اس کا مقصد ایک بڑی مقامی آبادی کے لئے روزگار کی فراہمی ہے، اس منصوبے سے خریف فصلوں کی پیداوار12, 032ٹن / سالانہ سے بڑھ کر 378, 270ٹن / سالانہ تک ہو گی جس سے منصوبے کے علاقے کے لوگوں میں خوشحالی آئے گی۔

جلال پور اریگیشن پروجیکٹ کے قرضہ کی رقم کو مندرجہ ذیل کاموں پر خرچ کیا جائے گا۔

1۔ Out Put جلالپور نہر 115کلومیٹر لمبائی بمع 23ڈسٹریبیوٹریزاور 7مائنرز کی تعمیراور 16برساتی نالوں کی Channelizationکا کام۔

2۔ Out Put واٹر یوزر ایسوی ایشن (WUA) کی تشکیل۔485کھال پکے بنانے۔لیزر کے ذریعہ 1,29,136 ایکڑ رقبہ کو ہموار کرنا۔اور 1941 ایکڑ رقبہ پر ڈِرپ اریگیشن کا نظام قائم کرنا۔

3۔ Out Put کسانوں کو جدید طرز پر زراعت کی معلومات اور ٹریننگ مہیا کرنا اور 664نمائشی فارمز کی تشکیل۔

قرضہ سے عوام کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

i۔ نہری پانی دستیاب ہونے سے کسانوں کی زرعی پیداوار بڑھے گی اور خوشحالی آئے گی۔

ii۔ برساتی نالے چونکہ نمک کے پہاڑوں سے آتے ہیں اِس لئے اپنے ساتھ نمکین پانی لاتے ہیں جس سے لوگوں کی زمینوں میں شور (Salinity)پیدا ہوتا ہے اور زیرِ زمین پانی کڑوا ہو جاتا ہے۔برساتی نالوں کی Channelization سے زمین کی خرابی دور ہو گی اور زیر زمین پانی بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

iii۔ جدید زرعی طریقوں کو اپنانے سے کسانوں کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور علاقہ میں سکول ، کالج اور مارکیٹیں قائم ہوں گی اور کاروبار بڑھے گا جس سے روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 21نومبر 2019)

لاہور
مورخہ 22نومبر 2019

عنایت اللہ لک
قائم مقام سیکرٹری